

المستقیم

قادیان ۱۱ ماہ صلح ۱۳۱۳ ہجری میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق پانچ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع ظہر ہے کہ حضور کی عام صحت نوزخدا تالی کے فضل سے اچھی ہے۔ مگر کئی کئی شکایت قدر سے باقی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المؤمنین مظلوما انعامی کی طبیعت عذاتاً لئے کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ
آج حضرت مولوی شیری علی صاحب کے پسر مولوی عبدالرحیم صاحب کی برات لاہور گئی جس میں حضرت مولوی صاحب موصوف کے علاوہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے۔ مولوی عبدالمنان صاحب سلیم اے اور ڈاکٹر غلام غوث صاحب سیال ہیں۔ لاہور کے مختلف کالجوں میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو صاحبزادگان تعلیم پاتے ہیں۔ وہ دن رات سے شریک ہو جائیں گے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

روزنامہ الفضل قادیان

آج بروز جمعرات ۱۱ ماہ ۱۳۱۳ ہجری

قیمت ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

یوم شنبہ

لاہور ڈاکٹر غلام غوث صاحب

لاہور مولوی عبدالرحیم صاحب

لاہور مولوی صاحب موصوف

لاہور مولوی عبدالمنان صاحب سلیم

لاہور مولوی شیری علی صاحب

لاہور مولوی عبدالرحیم صاحب

لاہور مولوی صاحب موصوف

لاہور مولوی عبدالمنان صاحب سلیم

لاہور مولوی شیری علی صاحب

ترجمہ سیدنا زرارہ اور انتظامی امور کے متعلق اخبار کا تذکرہ

جلد ۱۳ - ماہ صلح ۱۳۱۳ ہجری - ماہ ذوالحجہ ۱۳۱۳ ہجری - ماہ جنوری ۱۹۰۱ء - نمبر ۱۱

روزنامہ الفضل قادیان

مسلمانوں کا اتفاق اور اتفاق کس طرح ہو سکتا ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں اپنی ہمت کو اندازی نہیں دی تھیں اور ان تباہ کن حالات سے آگاہ کیا تھا۔ جو آئندہ پیش آنے والے تھے۔ وہاں پہلی خوش خبری دی تھی۔ کہ ایسے مرقن زمانہ میں جس مسلمانوں کا تفرقہ اور اتفاق انہما کو پہنچ جائے گا خدا تعالیٰ مسیح موعود اور مہدی موعود کو مبعوث کرے گا۔ تاکہ مسلمان پھر ایک مانعہ پر جمع ہو جائیں۔ اور ہر قسم کے فتنوں سے بچ سکیں۔ لیکن کتنے بڑے رنج اور افسوس کی بات ہے۔ کہ آج مسلمان یہ تو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جس قدر اتفاق اور اتفاق ان میں پایا جاتا ہے اس کی مثال کسی اور قوم میں نہیں مل سکتی اور اس کا نتیجہ سوائے تباہی و بربادی کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کے ساتھ یہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے حسب فرمودہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کو تباہی سے بچانے کا بھی سارا کیا ہے۔ اور موعود مسیح و مہدی کو بھیجے گا۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت کا مرتبہ پڑھتا ہوا اخبار "نہزم" لاہور (۱۱ جنوری) لکھتا ہے۔

جماعت کا نام مستجاب ہو گا اور انہیں کرتی اور اس فکر میں رہتی ہے۔ کہ دوسری جماعت مسلمانوں کی نگاہ میں خوار رہے و فار ہو جائے۔ ہر ایک کو اپنی صلبہ مسلمانوں کی واحد خاندانی کاروبار اور دوسری جماعتوں سے زیادہ با اثر اور با رسوخ ہونے کا یقین ہے۔ نت نئی جماعتوں کے قیام اور ان کی حریفانہ کشمکش نے عام مسلمانوں کو عجیب الجھن میں ڈال دیا ہے اور وہ وقتی ہنگام آرائی اور لسانی جہاد کی سرگرمی سے متاثر ہو کر کبھی میلی پوش بن جاتے ہیں۔ اور کبھی فرسخ وردی پہن لیتے ہیں۔ دو قدم کسی رہنما کے پیچھے چلتے ہیں۔ اور چار قدم کسی قائد کے ساتھ۔ جماعتوں کی بے راہ روی اور کھینچنا تانی سے قدم کے اموال و عوام و عورتوں کا شہزادہ کبھی گیا ہے۔ اور اس نے بنیان مہموں کی بجائے ایک ایسی دیوار کی صورت اختیار کر لی ہے۔ جس کی بنیاد رنگ روٹوں پر رکھی گئی ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ نیا جنم لینے والی ہر ایک اسلامی جماعت پُرانی جماعتوں کے دست و گریبان ہونے اور ان کے اثر کو ذائل کرنے کا تہیہ کر کے میدان عمل میں آتی ہے۔ اور اس آگ پر دیوانہ وار تیل چھڑکنے کی کوشش کرتی ہے۔ جس نے پہلے ہی قوم کی بہترین بلوغت کو جلا کر خاکستر کر دیا ہے۔ مخالفت اور خانہ جنگی کے اس طوفان کو فرو کرنے کی جو کوشش کی جاتی ہے۔ وہ نتیجہ میں

مزید اختلاف پیدا کر دیتی ہے۔ ایک جماعت منہاجت نہ ہونے کی تمام ذمہ داری دوسروں پر عائد کرتی ہے۔ اور ایک جماعت کے رہنما دوسرے راہ نماؤں کو نارواداری۔ اور غیر نال اندیشی کا الزام دیتے ہیں۔ مفرد عناصر نے عام ذہنیت کو اس درجہ فاسد کر دیا ہے۔ کہ علاج اس کے حق میں مرض بن جاتا ہے۔ اور مسلمان قومی اتحاد کے مرکز سے دور تر ہو جاتے ہیں۔

سب کچھ صحیح ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جب ایک طرف تو مسلمانوں کی حالت اس درجہ روی ہو چکی ہے۔ اور دوسری طرف ان کا خود تنہا کردہ ہر علاج مرض بن جاتا ہے۔ تو پھر کیوں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کیا جاتا ہے۔ اور اس کے مقدس رسول نے جس علاج کا وعدہ دیا تھا۔ اس کی تلاش نہیں کی جاتی۔ اس طرف سے عدم توجہی کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ مسلمانوں کو اس بات پر ایمان ہی نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کی بہتری و بھلائی ترقی و ترقی کا انتظام کر سکتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عظیم الشان مصلح کے آنے کی جو خبر مسلمانوں کو دی تھی۔ لہذا وہ بالکل غلط تھی۔ اگر یہی وجہ ہے۔ تو اسے مسلمانوں کی بد قسمتی کی انتہا سمجھنا چاہیے خاص کر اس لئے بھی کہ اس قسم کے غلط۔ اور سرسرا جہلانہ خیالات کی وجہ سے وہ بے دریغ قمر مذلت میں گرتے جا رہے اور روز بروز اپنی منکمل تباہی و بربادی کو

اپنے قریب ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ انہیں بار بار کی ٹھوکروں سے معلوم ہو چکا ہے۔ کہ کوئی انسانی تدابیر ان کے اتفاق اور اتفاق کو دور نہیں کر سکتیں۔ بلکہ اور زیادہ بڑھانے کا موجب بن رہی ہیں۔ وہ سمجھ چکے ہیں۔ کہ علماء و مہملانے والے ان کے چارہ ساز نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ان کے لئے مہلک ملامت کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ امرائے انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ مسلمانوں کی تباہی و بربادی کی بہت بڑی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ علماء یا امراء مسلمانوں کے لئے ہر طرح سے مستقیم تلاش کر سکیں۔ اور انہیں منزلی مقصود تک پہنچا سکیں۔ اس کی ایک اور طرف ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کوئی مصلح مبعوث کرے۔ جو اسی سے علم اور نور پا کر دوسروں کو ہر طرح سے مستقیم دکھائے۔

پس مسلمانوں کی اصلاح و ترقی کی طرف یہی ایک صورت ہے۔ اور دوسری طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وعدہ ہے۔ کہ جب آپ کی وقت اصلاح کی محتاج ہوگی۔ اس وقت خدا تعالیٰ مسیح موعود کو نازل کرے گا۔ اس وعدہ کے پورا ہونے کا یہی وقت ہے۔ اور وہ پورا ہو بھی چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عین وقت پر مبعوث ہو چکے ہیں۔ ہر شمس مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنی دین و دنیا کی فلاح کے لئے آپ کو قبول کر لیا۔ ورنہ ان کی قسمت میں ہی وہی محرومی رکھی جائے گی جو مسیح اول کا انتظار کرنے والوں کی قسمت میں رکھی جا چکی تھی۔ کہ وہ ابھی تک باک باک کر ان کی آمد کی التجا میں کر رہے ہیں۔

معرفت الہی کا چشمہ شیریں

”سعادت اس میں ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لایا جائے۔ اور اس کو حاضر و ناظر یقین کیا جائے۔ اور اس کی عین موجودگی کا تصور دل میں رکھ کر ہر ایک بدی اور نراستی سے پرہیز کیا جائے۔ یہی بڑی دانش و حکمت ہے۔ اور یہی معرفت الہی کا سیراب کرنے والا شیریں سوتہ ہے۔ جس سے اہل اللہ ایک رنگیتان کے پیاسے کی طرح آگے بڑھ کر خوش مزگی سے پینے ہیں اور یہی وہ آب کوثر ہے جو مولائے کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے اپنے اولیاء اصفیاء کو پلاتا ہے۔ مومن چونکہ خدا تعالیٰ کی معرفت کا محتاج ہے۔ اور ہر کوئی اسی کی طرف نظر اٹھائے دیکھ رہا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے بھی یہ دروازہ پورے طور پر کھولا ہوا ہے۔ جوں جوں انسان اس راہ میں کوشش کرے گا۔ توں توں در رحمت اس پر کھلتا جائے گا“ (الحکم ۱۳، سنہ ۱۹۰۳ء)

ہر مقام پر اجنبی جمعہ میں رکاوٹیں اور خطبہ سنایا جائے

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ۹ جنوری کا خطبہ (جو عنقریب شائع ہونے والا ہے) مومنوں کے ایمان بڑھانے والا دلوں کے رنگ دور کرنے والا اور اسے پڑھ کر ہر مومن کے دل میں رغبت اور خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ وہ ایسی اہم تحریک میں ایسا شاندار حصہ لے۔ جو رہتی دنیا تک اس کا نام قائم رکھنے والا ہو۔ تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ ۱۹ جنوری کے جمعہ کے دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہی خطبہ سنایا جائے۔ اور ساتھ ہی خطیب صاحبان خطبہ کی غرض اور مقصد ہر احمدی کے دل میں بٹھادیں۔ تا اجاب شاندار وعدوں کے ساتھ لبیک کہیں۔ اور کارکن اپنا کامیاب کام وقت کے اندر کر سکیں۔ (فنائل سیکرٹری تحریک جدید)

زندگی نو

آرزوئے زندگی نو بہ نو کرتے بھی ہیں | اور سچے زمانے سانس سے ڈرتے بھی ہیں
 دردندان ازل کا جینا مرنا اور ہے | ورنہ جینے کو تو جیتنے بھی میں اور مرتے بھی ہیں
 آپ کتراتے بھی ہیں بیخاندہ تو جید سے | کتنی حیرت ہے کہ پھر ساغر کا دم بھرتے بھی ہیں
 بازی سود و زیاں اک بازی شطرنج ہے | جیتنے والے ہمیشہ ایک دن ہرتے بھی ہیں

زندگی نو کی ہے تنویر جن کو آرزو

وہ میسج کے قدم پر زندگی دھرتے بھی ہیں

خاکسار روشن دین تنویر دہی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ بیکلوٹ

جلسہ لائے کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ کی جائے

الحمد للہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ لائے خیر و خوبی سے اختتام کو پہنچ گیا۔ اگر اب خرچ جلسہ کے بلوں کی ادائیگی کے لئے روپیہ کی جلد ضرورت ہے۔ لہذا تمام عمدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں اتنا س ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کا بقایا چندہ جلسہ لائے جلد تر وصول کر کے ارسال فرمائیں۔ ناظر بیت اللال

ضرورت مبلغین

عینہ مقامی تبلیغ کے لئے مبلغین کی ضرورت ہے۔ تنخواہ یا تھوکام کے مطابق دی جائیگی۔ درخواست دینے والے صاحب مسکن کے لئے ضروری نہیں کہ وہ مولوی ناضل ہوں۔ دیہات کے حالات سے واقفیت رکھنے اور علم دین جاننے والے دوست جن کو تبلیغ کا لک ہو درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست پر پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔ درخواستیں انچارج مقامی تبلیغ کے نام دفتر مقامی تبلیغ قادیان میں آنی چاہئیں۔ ۱۹ جنوری ۱۹۲۳ء تک درخواستیں آنی چاہئیں۔ (انچارج مقامی تبلیغ)

امتحان لیکچر لائے کے متعلق اعلان

قبل ازین اعلان کیا گیا تھا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام آئندہ امتحان ۲۵ صبح (جنوری) کو ہوگا۔ لیکن اب تاریخ میں بعض حالات کے پیش نظر تبدیلی کی جاتی ہے۔ اب اس کتاب کا امتحان انشاء اللہ تبلیغ (فروری) کو ہوگا۔ اجاب کثرت سے شامل ہوں۔ قارئین در عملے لام کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ امیدواران کی فہرستیں جلد از جلد مرتب فرما کر بوفیس اعلیٰ بحساب ارنی کس ارسال فرمادیں۔ خاکر عبد لطیف بہتم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اطفال احمدیہ کا سہ ماہی امتحان

اطفال احمدیہ کا سہ ماہی امتحان مورخہ ۱۳ صبح کو منعقد ہوگا۔ مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے ۵۵ سے لے کر ۱۱۵ تک بطور نصاب تقریب ہے۔ امتحان میں شامل ہونے والے اطفال جلد از جلد اپنے نام بوفیس ایک پیسہ اپنے قائد کی معرفت دفتر خدام الاحمدیہ قادیان میں ارسال فرمائیں۔ خاکر بہتم اطفال قادیان

ایک مخلص نوجوان کے اعزاز میں الوداعی جلسہ

۲۵ مارچ ۱۳۲۳ء میں مجلس خدام الاحمدیہ سوگڑہ کا ایک غیر معمولی جلسہ حضرت امیر صاحب پرنسپل انجمن احمدیہ اڈریس کے تمام گاہ میں منعقد ہوا جس میں برادر م سید یعقوب الرحمن صاحب کو جو جنگی خدمات کے سلسلہ میں لازمت پر جا رہے تھے۔ مقامی مجلس خدام نے جماعت کے دیگر اجاب کو مدعو کر کے ایک ایٹ ہوم دیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکر نے ممبران خدام کی طرف سے ایڈریس پڑھا۔ برادر موصوف ایک پڑھو اور مخلص نوجوان رکن میں۔ آپ نے سوگڑہ میں طوفان مخالفت کے زمانہ میں بہت ہی قابل تعریف کام سر انجام دیا۔ جلسہ میں ان کے اور حضرت امیر صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈائے گئے۔ جماعت کے مختلف اصحاب و خدام نے ان کے کاموں کو سراہا اور دعا کے لئے تحریک کی۔ بالآخر حضرت امیر صاحب نے بھی جماعت کو تحریک کی۔ کہ ان کے لئے خاص طور پر دعا

مجلس خدام الاحمدیہ سوگڑہ کے لئے ایک ایٹ ہوم دیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکر نے ممبران خدام کی طرف سے ایڈریس پڑھا۔ برادر موصوف ایک پڑھو اور مخلص نوجوان رکن میں۔ آپ نے سوگڑہ میں طوفان مخالفت کے زمانہ میں بہت ہی قابل تعریف کام سر انجام دیا۔ جلسہ میں ان کے اور حضرت امیر صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈائے گئے۔ جماعت کے مختلف اصحاب و خدام نے ان کے کاموں کو سراہا اور دعا کے لئے تحریک کی۔ بالآخر حضرت امیر صاحب نے بھی جماعت کو تحریک کی۔ کہ ان کے لئے خاص طور پر دعا

افضل الرسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں

سادہ دنیا کی اصلاح کا کام
 تیسری دلیل - ظاہر ہے کہ کسی انسان کے
 بڑا ہونے کا اہم ثبوت یہ ہوتا ہے کہ اس کے
 سپرد کوئی عظیم الشان کام کیا جاتا ہے۔ یہی وہ
 ہے کہ ہم ایک شہنشاہ کے مقابلے میں جس کی
 سلطنت کئی ملکوں میں پھیلی ہوئی ہو۔ ایک ذرا
 کو جو محدود علاقہ کا مالک ہو کبھی برا نہیں کہہ
 سکتے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی ذہنیات کی ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ آپ
 کے سپرد تمام دنیا کی اصلاح کا کام کیا گیا
 کہ فرمایا: تبارک الذی نزل القرآن علی
 علیہ علیہ لیكون للحالین نذیراً وہ
 بابرکت خدا ہے جس نے قرآن مجید اپنے بند
 پر نازل کیا۔ تا وہ سب قوموں اور سارے زمانوں
 کے لئے نذیر ہو۔ اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کی زبان مبارک سے یہ اعلان کر دیا
 کہ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم
 جمیعاً۔ یعنی اے نبی تو تمام دنیا کے لوگوں
 سے کہہ دے۔ کہ میں تم سب کی طرف رسول
 بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے مقابلے میں حضرت مسیح کو قرآن مجید نے بھی
 رسولاً اٹھا بھی اسراہیل کہہ کر ان کی
 رسالت کو محض بنی اسرائیل تک محدود بتایا
 اور انجیل نے بھی ایک کنعانی عورت کے اہل
 پر حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ
 میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھینچ
 کے سو کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ حتیٰ انہی
 نیز اور انبیاء میں سے بھی کسی نے اپنی
 عالمگیر دعوت کا ذکر نہیں کیا۔ اور نہ ہی ان
 کی الہامی کتب میں اس امر کا کوئی ثبوت ہے
 کہ ان کا پیغام تمام دنیا کے لئے عام تھا
 روحانیت کا سب سے اعلیٰ مقام
 جو تھی دلیل - کسی نبی کی ذہنیات کا ایک
 ثبوت یہ بھی پیش کیا جا سکتا ہے کہ اس کی
 پیروی اختیار کر کے اس کے شاگردوں نے
 روحانیت کا اتنا بلند مقام حاصل کیا۔ قرآن مجید
 سے ظاہر ہے کہ انبیاء کے سابقین کی پیروی اختیار
 کر کے کسی نبی کے پیروؤں کو نبوت کا بلند مقام عطا
 نہیں کیا گیا بلکہ انہوں نے نبوت کو براہ راست

خدا سے حاصل کیا۔ ان صدیقیت اور شہادت
 کے مقام تک ان کی پیروی سے لوگ پہنچتے
 رہے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-
 ان الذین امنوا باللہ ورسولہ فاولئک
 ہمہ الصمد یقوت والستہد اعینا
 دیہم والحدید تم لیکن رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے بلند مقام کا ذکر کرتے ہوئے
 اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن یطع اللہ
 والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ
 علیہم من النبیین والصدیقین والشاہد
 والمصابحین وحسن اولئک وحققہم کہ جو
 لوگ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی اطاعت کریں گے۔ وہ انبیاء صدیقین شہداء
 اور صاحبین چاروں درجوں کو حسب مراتب
 حاصل کریں گے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے
 ہم اس امر کے اظہار پر فخر محسوس کرتے ہیں کہ
 ہمارے اندر ایک ایسے عظیم الشان نبی کو اللہ
 تبارک و تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی پیروی کے نتیجے میں مبعوث فرمایا۔ کہ جو انبیاء
 سابق سے اپنی شان میں بہت بڑھ کر ہے
 والحمد لله علی ذالک :-

یہی ایک ثبوت ہے اس بات کا
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ پہلے
 تمام انبیاء سے بلند و اعلیٰ ہے۔ کیونکہ آپ
 کی روحانی توجہ نبی تراش ہے۔ اور آپ کی
 پیروی کا لائق ثبوت بخشی ہے۔ اور یہ نعمت
 اور کسی نبی کو عطا نہیں کی گئی۔
 پھر آپ کے گھبراہٹ کو بھی اللہ تعالیٰ نے وہ بلند مقام عطا فرمایا
 کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وایدبہم بروح
 منہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ مومنوں کی روح القدس
 سے نامید کرتا ہے۔ گویا مومنوں پر بھی آپ کی
 پیروی سے روح القدس کا نزول ہوتا تھا۔ اور
 فرمایا۔ کہ صبغة اللہ ومن احسن من اللہ
 صبغة۔ یعنی یہ خدا کے رنگ میں رنگین ہونا
 ہے۔ اور کونسا پتھر اس سے بڑھ کر خوبصورت
 ہو سکتا ہے :-

سابقہ کتب میں پیشگوئیاں
 پانچویں دلیل - افضل ترین نبی کی صداقت
 کی ایک بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ اس کا آمد
 سے پہلے کی الہامی کتب میں اس کی نسبت

پیشگوئیاں موجود ہوں۔ وہ خود لائل مینہ لے
 کر آیا ہو۔ اور اس کی وفات کے بعد بھی اس
 کی صداقت کی گواہی دینے کے لئے اللہ تعالیٰ
 کی طرف شواہد پیدا ہوتے رہیں۔ چنانچہ قرآن
 مجید اس صداقت کو پیش کرتا ہوا فرماتا ہے
 انمن کان علی بلیۃ من ربہ ویتلوہ
 مشاہد منہ ومن قبلہ کتاب موسیٰ اما
 ورحمہ اولئک یومنون بہ (موجود صحیح) نبی
 کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے ایک روشن
 دلیل پر قائم ہے۔ اور اس کی صداقت کا ایک
 گواہ اس خدا تعالیٰ کی طرف سے (جو اس
 کی پیروی کرے گا اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب
 تھی۔ جو لوگوں کے لئے) امام اور رحمت تھی۔
 (ایک مجموعے مدعی جیسا ہو سکتا ہے) وہ اس
 پر (بھی فرور) ایمان لائیں گے :-

اس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ جل شانہ نے
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت
 کو ظاہر کرنے کے لئے تینوں زمانوں میں شواہد
 مقرر کر رکھے ہیں۔ چونکہ درجہ کے لحاظ سے اللہ دونی
 شہادت زیادہ وزنی اور اہم ہوتی ہے۔ کیونکہ
 وہ زمانہ حال اور آئندہ دونوں کے لئے گواہ ہوتی
 ہے۔ نیز اس لئے کہ وہ دوسری چیزوں کی طرف
 توجہ کرنے کی زحمت سے آزاد کر دیتی ہے۔ اور
 خود اپنی ذات میں ہی صداقت کو ثابت کر دیتی ہے
 اس لئے اس کا پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ دوسرے
 نمبر پر اس دلیل کا ذکر ہے۔ جو قرآن مجید پر آتی
 ہے۔ اور تیسرے نمبر پر ان پیشگوئیوں کو اہمیت
 حاصل ہے۔ جو لوگوں کو صداقت کی اسید دلاتی
 چلی آتی ہیں۔ چنانچہ پہلی شہادت تو خود رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود باوجود ہے۔
 آپ نے اپنی قوتِ قدسیہ سے صحابہ میں وہ روح
 چھینک دی۔ کہ ان کے لئے اور کسی بیرونی شہاد
 کی ضرورت ہی نہ تھی۔ دوسری شہادت حضرت
 مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ہے۔ آج
 جبکہ اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہرچھ
 تھے۔ اور خود مسلمان کہلانے والوں میں سے
 زیادہ اہمیت رکھنے والے گروہ یعنی ترقی یافتہ
 لوگوں کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہو رہا تھا
 کہ اسلامی تعلیمات مثلاً نماز روزہ کے احکام
 پر وہ اور سود وغیرہ احکام کو بدلنے کی فورت
 ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے اور ان احکام کو
 قابل عمل بلکہ اللہ ضروری قرار دینے کے لئے اللہ تعالیٰ

نے اپنی طرف سے ایک سٹہرہ کو بھیج دیا :-
 تیسری شہادت یہ ہے کہ تورات میں
 لکھا ہے :- الف میں ان (نبی اسرائیل)
 کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سے ایک
 نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں
 ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا۔ وہ
 سب ان سے کہے گا۔ اور ایسا ہو گا کہ جو
 کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر
 کہے گا۔ نہ سنیگا۔ تو میں اس کا حساب اس سے
 لوں گا (استثناء شام)

ایک وجہ کا ازالہ
 بعض عیسائی صاحبان ان آیات کو حضرت مسیح
 پر چسپان کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن
 سبب ذیل وجوہ سے یہ بات غلط ہے :-
 اول۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا دعویٰ ہے بقول
 عیسائی اصحاب نبوت کا نہ تھا۔ بلکہ بزرگ نماز
 وہ مدعی الوہیت تھے۔ میں جو خود خدا ہے
 وہ کس سے غیب کی خبریں حاصل کرے گا۔ اور
 کون اس کے منہ میں اپنا کلام ڈالے گا۔ پس
 اگر کبھی حضرات اس پیشگوئی کو حضرت مسیح پر
 چسپان کرنا چاہیں۔ تو بڑے شوق سے کریں
 مگر انہیں الوہیت مسیح سے انکار کرنا پڑے گا۔
 دوم۔ یہود اس پیشگوئی کو تسلماً قبول نہیں
 علاوہ کسی اور وجود کے لئے مانتے چلے آئے ہیں
 دیکھو یوحنا ۱: ۱۷ اس (یوحنا) نے اقرار کیا اور ان کا
 نہ کیا۔ بلکہ اقرار کیا۔ کہ میں تو مسیح نہیں ہوں۔ اور
 نے اس سے پوچھا۔ پھر کون ہے؟ کیا تو ایسا
 اس نے کہا۔ میں نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی ہے؟
 اس نے جواب دیا۔ کہ نہیں :-

گویا یہود کے نزدیک مسیح اور وہ نبی دو الگ الگ
 وجود تھے۔
 پھر حضرت مسیح نامی علیہ السلام نے خود یوحنا
 ۱: ۱۷ میں اور مقدس پولوس نے اعمال ۲۱: ۲۲
 میں اس پیشگوئی کا مصداق ایک جلیلی اور لبید
 میں آنے والے نبی کو قرار دیا ہے۔
 (سب) اسی طرح استثناء شام میں لکھا ہے۔
 "خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیب سے ان
 پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر
 ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اس کے
 دہنے لہجے میں ایک آتش شریعت ان کے لئے تھی۔
 ہاں وہ اس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے۔ اس کے سارے
 مقدس نبرے باغیہ میں ہیں۔ اور وہ تیرے قدموں
 کے نزدیک بیٹھے ہیں۔ اور تیری باتوں کو مانیں گے :-"

اب دیکھنا چاہئے کہ کس جلال نبی کے قریب فاران میں خدا تعالیٰ کی جلوہ گری ہوئی اور کون دس ہزار صحابہ کو لے کر آیا؟ اور کس نے دنیا کے سامنے ایک سترہ شریعت پیش کی۔ پھر متی علیہ السلام کی تمثیل میں حضرت مسیح نے خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ "میں تم سے جنتا ہوں۔ کہ خدا کی بارگاہ امت سے لے لی جائے گی۔ اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائے گی۔ اور جو اس پتھر پر گے گا اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ اور جس پر وہ گرسے گا اسے پس ڈالے گا۔"

انبیاء پر لگائے ہوئے الزام کی تردید چھٹی دلیل چھٹی اور آخری دلیل جو میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضل ترین رسول ہونے کے ثبوت میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام ایسے سابقین پر سے ان الزامات کو دور کیا۔ جو سابقہ کتب میں ان کی طرف منسوب کئے گئے تھے۔ مثال کے طور پر ان الزامات کی تردید پیش کرتا ہوں جو حضرت مسیح علیہ السلام پر کئے گئے۔

اول۔ ایک الزام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ لگایا گیا تھا۔ کہ گویا تو خود باللہ اپنے الوہیت کا دعویٰ کیا۔ مگر قرآن کریم فرماتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا دامن اس الزام سے بالکل پاک ہے۔ انہوں نے ہرگز اس قسم کا کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ وہ ہمیشہ اپنی نبوت کا ہی اظہار کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ سورہ مائدہ کے آخری رکوع میں ان کی طرف سے صاف اقرار موجود ہے

ما قلت لهم الا ما امرتني به ان اعبدوا الله ربهم ودينهم الذي انزلنا من قبلهم ان لا يكونوا من المشركين انهم لم يشعروا انهم يفترون انهم لم يشعروا انهم يفترون انهم لم يشعروا انهم يفترون

میں نے ان کو صرف ان ہی باتوں کی تلقین کی کہ تم اس خدا کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ باقی ہاں یہ کہ انجیل میں آپ کو خدا کا بیٹا قرار دیا گیا ہے سو یہ لفظ انجیل اور تورات کی زبان میں حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ اور بھی سینکڑوں ہزاروں انسانوں کی نسبت لفظ استعمال ہی گیا ہے۔ دیکھو خروج ۱۶: ۲۲ زبور ۱۳۹: ۲

پھر حضرت مسیح کا خود اقرار انجیل میں موجود ہے کہ میں خدا نہیں بلکہ انسان ہوں۔ دیکھو (۱) یوحنا ۱: ۱ ابن داؤد ابن ابراہیم تھا (۲) انسان کا بیٹا تھا تا پتا آیا۔ متی ۱۶: ۱۷ میں جو ابن آدم ہوگا

انسان ہوں متی ۱۶: ۱۷ ایک غمگینی اعتراض کا جواب بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا نے قرآن میں کلمہ اللہ اور روح منہ کہا اور یہ اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ مسیح خدا تھے اس کا جواب یہ ہے۔ کہ غیر اللہ کی الوہیت کی نفی کے متعلق تو سارا قرآن مجید بھرا ہوا ہے۔ مگر چونکہ یہ عقیدہ لوگوں نے بنا لیا تھا۔ کہ مسیح انا ہم ثلاثہ میں سے ایک انوم تھے۔ اس لئے اس آیت کے ساتھ ہی فرمایا فامنوا يا الله ورسوله ولا تقولوا ثلاثا۔ نتھوا خیر لکم انما الله واحد۔ سبحانه ان یکون له ولد (النساء ۲۳) یعنی یہ مت خیال کرنا کہ کلمہ اللہ اور روح منہ کہلا کر مسیح خدا بن گئے۔ دوسرے رسولوں سے ان میں ذرہ بھر امتیاز نہیں۔ چنانچہ فرمایا اللہ اور چند رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور تثلیث کے قائل مت بنو۔ خدا وحدہ لا شریک ہے۔ اور بیٹوں سے بالکل پاک ہے۔ ان واضح الفاظ کی موجودگی میں اگر کوئی قرآن کے ان الفاظ سے حضرت مسیح کی الوہیت ٹھکانے کی کوشش کرے۔ تو اس کی سخت غلطی ہے۔

ان اگر یہ خیال ہو کہ پھر روح منہ اور کلمہ اللہ اور کبھی کسی کو نہ کہا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ قرآن تو حضرت آدم علیہ السلام کے حق میں بھی فرماتا ہے۔ کہ نفع خبیہ من روحہ (سجدہ) اور جبریل علیہ السلام کو بھی اپنا روح قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ سورہ مریم میں فرمایا فارسلنا الیہا روحنا فتمثل بیھا جنفا سويا۔ پس کیا آدم اور جبریل علیہما السلام بھی خدا بن گئے۔

دوم۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح چونکہ بن باپ تھے۔ اس لئے عام انسانوں سے ان کا درجہ بہت بلند تھا۔ اس کا جواب قرآن مجید نے یہ دیا کہ حضرت مسیح کی اس میں کوئی خصوصیت نہ تھی بلکہ وہ اگر بن باپ تھے۔ تو حضرت آدم مال اور باپ دونوں کے بغیر تھے۔ اب اس لحاظ سے ان کی خدائی میں کوئی شک نہیں ہونا چاہئے پھر عزرائیل کے سے ظاہر ہے۔ کہ ملک صدق مسلم بھی بغیر مال اور باپ کے تھے۔ پس بغیر باپ ہونے سے مسیح علیہ السلام کی خدائی ثابت نہیں ہو سکتی۔ قرآن کریم نے حضرت مسیح کی پیدائش پر زور اس لئے دیا ہے کہ یہودی حضرت کا یہ عقیدہ ہے کہ تو خدا اللہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش تا جلیز تھی۔

مولود۔ حضرت مسیح کی الوہیت ثابت کرنے کے لئے جو مجازی رنگ میں اس قسم کے الفاظ مستعمل تھے کہ وہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ اور اس سے یہ مراد لی گئی تھی۔ کہ گویا مسیح پر جم سمیت آسمان پر اٹھائے گئے۔ قرآن کریم نے بتایا کہ اس قسم کے الفاظ روحانی انسانوں کے لئے بولنے جائز ہیں۔ چنانچہ خود بھی حضرت مسیح اور دوسرے اشخاص کی نسبت ایسے الفاظ استعمال کئے فرمایا بل رفعہ اللہ الیہ۔ لو شئنا لرفعناک انما نحن اولاد لعلی الارض (اعراف ۲) و رفعناک مکانا علینا (مریم ۴) یعنی بیوت اذن اللہ ان ترفع (نورح ۵) یرفع اللہ الذین امنوا.... درجات (مجادلہ ۲۴) اس طرح بتایا کہ جب بھی کسی روحانی انسان کے لئے رفع کا لفظ استعمال کیا جائے۔ اس سے مراد آسمان پر جانا نہیں ہوتا۔ بلکہ درجات کی بلندی ہوتی ہے۔

چھام۔ ایک بات آپ کی طرف یہ منسوب کی جاتی تھی۔ کہ گویا آپ نے مسیح پر مردے زندہ کئے۔ چونکہ اس سے شرکت باری تھائیے لازم آتی تھی۔ اس لئے قرآن کریم نے اسکی بھی پُر زور تردید کی فرمایا هو الذی یحیی ویمیت (اعراف ۱۷)

زندہ کرنا اور موت دینا صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔ کوئی انسان اس کا شریک نہیں۔ ہاں ایک قسم کی زندگی دینا انبیاء کے بھی اختیار میں رکھی گئی ہے۔ اور وہ روحانی زندگی ہے۔ انبیاء روحانی مردوں کو تلبیخ کر کے ان میں روحانی زندگی عطا کرتے ہیں۔ اور انی قسم کے مردوں کی طرف قرآن کریم کے ان الفاظ میں اشارہ ہے۔ کہ اسی الموتی کہ میں مردوں کو زندہ کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی فرمایا۔ یا ایہذا الذین امنوا استجبوا لله وللرسول اذ اعلمو لکم احیاءکم (انفال ۲۴) اے مومنو اللہ کا حکم مانو۔ اور اس کے رسول کا بھی جیب وہ تمہیں بلائے۔ کیونکہ وہ تمہیں زندگی بخشتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گوشتہ انبیاء پر عموماً اور حضرت مسیح نامری علیہ السلام پر خصوصاً یہ بہت بڑا احسان ہے۔ کہ وہ تمام الزامات جو ان کی ذات پر عائد کئے گئے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دور کئے۔ واللہ صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید خاک رعبہ القادر علیہ سدا از لایا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خانم انبیاء کے مضمون کے متعلق غیر مبایعین کا چیلنج منظوم

غیر مبایعین کے سالانہ جلسہ پر ان کے مبلغ مولوی اختر حسین صاحب نے تقریر کرتے ہوئے چیلنج کیا اور کہا ہے کہ

"میں اپنی ذمہ داری پر یہ چیلنج کرتا ہوں۔ اور پانچ سو روپیہ انعام رکھتا ہوں اس شخص کے لئے جو آج سے پہلے اسلامی لٹریچر کی کسی کتاب میں سے یہ پیش کرے۔ کہ خانم انبیاء کے معنی میں نبیوں کی زینت یا نبیوں میں افضل" (پتیمام ۸ جنوری ۱۳۳۱ھ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں اس چیلنج کو منظور کرتا ہوں۔ اور آج سے پہلے کے اسلامی لٹریچر سے یہ پیش کر دوں گا۔ کہ خانم انبیاء کے معنی نبیوں کی زینت یا نبیوں میں افضل ہیں۔ مولوی اختر حسین صاحب کا فرض ہے کہ وہ اناسی رقم پانچ سو روپیہ کا مضابطہ انتظام کر کے جلد تر آگاہ کریں۔ کہ یہ کی اور لگی کی تسلی بخش صورت کیا ہوگی۔ امید ہے کہ کسی قسم کی الجھن پیدا کئے بغیر غیر مبایع دوست اس اناسی چیلنج کا تصفیہ کر لیں گے۔ وباللہ التوفیق (خاک رعبہ القادر علیہ جانہ ہری قادیان)

تربیت اولاد اور نماز باجماعت

تربیت اولاد کے لئے ضروری ہے کہ والدین اپنے بچوں کے ذمہ دار ہوں۔ کہ وہ باجماعت نماز اور اگر تاکہ بچپن ہی سے انکو باجماعت نماز کی عادت پڑے۔ اور یہی اسلامی ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بچہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائے۔ تو اسے نماز کی تلقین کرنی چاہئے۔ اور اگر دس سال کا نہ پڑھے تو مارنے کی اجازت ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ اگر اس عمر میں بچوں کی تربیت سے لاپرواہی برتی جائے۔ تو پھر بڑی عمر میں ان کی تربیت کرنا بہت مشکل کام ہے۔ پس مناسب ہوگا۔ کہ اس کام کی نگرانی کے لئے ایک الگ عہدہ دار مقرر کیا جائے۔ جو عمرنی طفلان کے نام سے ہو کہ وہ والدین کے فقدان سے بچوں کی تربیت کا خاص طور پر انتظام کرے۔ جماعت کی کامیابی کا بار

زیادہ تر بچوں کی تربیت یہ ہے۔ اس لئے اس کی تربیت کے متعلق میں قدرتی اور زانیہ قادیان

چودھویں صدی کا مجدد کون ہے؟

قرآن مجید ایک ابدی اور لازوال شریعت ہے جو قیامت تک کے لئے واجب العمل اور ناقابل منسوخی ہے اللہ تعالیٰ نے خود اسکی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔ **إِنَّا نَحْنُ نُحَافِظُ كِتَابَنَا الَّذِي كَرَّمْنَا بِالذِّكْرِ وَاللَّهُ لِيَحْفَظُ كِتَابَنَا** کہ بیشک ہم ہی نے قرآن مجید کو نازل کیا ہے اور یقیناً ہم ہی اسکی حفاظت کریں گے۔ پھر فرمایا۔ **لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ**۔ (علم مجہدہ ۶۴) کہ باطل کبھی اسکی طرف سے بھی داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے۔ غرضیکہ قرآن مجید کی ظاہری اور باطنی ہر دو رنگ کی حفاظت کی ذمہ داری خدا کے بزرگ برتر نے اپنے ذمہ لی۔ اور سابقہ ساڑھے تیرہ سو سال میں عملاً اسکو محفوظ رکھ کر تمام اہل انصاف و بصیرت کے لئے قرآن مجید کی صداقت اور حقانیت کی ناقابل تردید دلیل مہیا فرمائی۔

ظاہری حفاظت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ظاہری یا ظنی حفاظت کا انتظام اس طرف سے فرمایا کہ ایک طرف تو قرآن مجید کو فصیح و بلیغ اور آسانی سے حفظ ہو سکے والی پاکیزہ زبان میں نازل فرمایا۔ اور دوسری طرف اسکی محبت ہر مسلمان کے دل میں پیدا کر دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر زمانہ میں لاکھوں انسانوں نے قرآن مجید کو اپنے سینوں میں محفوظ کر لیا۔ اور دن رات اسکی تلاوت اور تذکر کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ اور اس طرح قرآن مجید کا لفظ لفظ ہر گوشہ میں ہمیشہ ہمیش کے لئے محفوظ ہو گیا۔ چنانچہ آج اگر صفحہ دنیا پر کی تمام مذہبی اور غیر مذہبی کتب مٹا دی جائیں۔ تو صرف قرآن مجید ہی ایک ایسی کتاب ہے جو مٹنے سے گئی۔ کیونکہ چند گھنٹوں ہی میں دنیا کے مختلف حصوں میں بسنے والے حفاظ کے ذریعہ قرآن مجید کے متعدد نسخے بیک وقت معرض وجود میں آجائیں گے۔ پس قرآن مجید کی حفاظت کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا تھا۔ اس کے ایک پہلو یعنی الفاظ قرآن کی حفاظت کی صداقت پر مندرجہ بالا حقائق شاہد ناظر ہیں۔

باطنی حفاظت

مگر کوئی کتاب حقیقی اور کامل طور پر محفوظ نہیں کلا سکتی جب تک کہ اس کے ظاہری الفاظ کے ساتھ اسکے معانی اور مطالب بھی محفوظ نہ ہوں کیونکہ کسی کتاب کے

الفاظ اس کا جسم اور اسکے معانی اور مطالب اس کتاب کی روح ہوتے ہیں۔ پس محض جسم کی حفاظت حقیقی حفاظت نہیں کہلا سکتی جب تک کہ روح بھی محفوظ نہ ہو۔ اسلئے ضروری تھا کہ قرآن مجید کی حفاظت کے وعدہ کے ضمن میں جہاں اللہ تعالیٰ نے الفاظ قرآن کو محفوظ کر کے قرآن مجید کی ظاہری حفاظت کا انتظام فرمایا۔ وہاں وہ اسکے معانی و مطالب کو محفوظ کر کے اسکی باطنی حفاظت کا بھی انتظام فرماتا۔

وعدہ مجددین

یہی وہ باطنی حفاظت قرآن کا وعدہ تھا جس کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا کہ وہ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے امت محمدیہ میں ہر صدی کے سر پر ایک ایسا مصلح مبعوث فرمایا کریگا۔ جس کے ذریعہ قرآن مجید کے مطالب معانی اور اسکی تعلیم کی حفاظت ہو۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ **إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَةٍ مِنْ نَبِيٍّ كَذَلِكَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَأَبَدَ دِينَهُ**۔ (مشکوٰۃ مطبوع نظامی ص ۲۳۷) مطبوع مجتہبی ص ۳۳۷ کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث فرمایا کریگا۔ جس کا کام یہ ہوگا۔ کہ وہ تعلیم اسلام کو از سر نو دنیا میں قائم کرے۔

حدیث مجددین کی صحت کا ثبوت

یہ حدیث اتنی زبردست صداقت پر مشتمل ہے کہ اسکی صحت کا کسی لحاظ سے بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ جلد مجددین نے اسکی صحت پر اتفاق کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ **قَدْ اتَّفَقَ الْحَقَّافُ عَلَي تَصْحِيحِ هَذَا الْحَدِيثِ مِنْهُمْ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمُدْخَلِ وَمَتِّينٌ نَعْنَ عَلِيٌّ صَحَّحَهُ مِنْ الْمُتَأَخِّرِينَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجْرٍ** (حجج الکرامہ ص ۱۳۱) کہ محدثین کا اس حدیث کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے۔ ان محدثین میں سے امام حاکم نے مستدرک میں امام بیہقی نے مدخل میں اسکو درج کیا ہے اور متاخرین میں سب صحیحین نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

ان میں سے ایک حافظ ابن حجر السقلانی بھی ہیں اسی طرح لکھا ہے۔ **هَذَا الْحَدِيثُ اتَّفَقَ الْحَقَّافُ عَلَي تَصْحِيحِهِ** (مرآة الصعود شرح ابوداؤد زبیر حدیث ۲۱۸) کہ یہ حدیث ہے۔ جسکی صحت پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔ اسی طرح حضرت امام سیوطی اپنے رسالہ "تنبیہ" میں تحریر فرماتے ہیں۔ **اتَّفَقَ الْحَقَّافُ عَلَي**

صحیح ہے۔ کہ اس حدیث کی صحت پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔ اس طرح سے حجج الکرامہ ص ۱۳۱ پر درج ہے۔ **رواه ابوداؤد و الحاکم و البیہقی عن ابی ہریرة بامتناد صحیحہ**۔ کہ ابوداؤد اور امام حاکم اور بیہقی نے اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔ اور اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

فہرست مجددین

محدثین کی مندرجہ بالا شہادت کے علاوہ اس حدیث کی صحت کا وہ سرا ناقابل تردید ثبوت واقعات کی شہادت ہے جسے یہی گذشتہ تیرہ سو سال میں اس حدیث کے علین مطابق ہر صدی کے سر پر متواتر مجددین مبعوث ہوتے رہے۔ چنانچہ گذشتہ صدیوں کے مجددین کی فہرست درج ذیل ہے۔

- پہلی صدی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز
- دوسری صدی۔ حضرت امام شافعی و حضرت امام احمد بن حنبل
- تیسری صدی۔ حضرت ابوالحسن اشعری۔ چوتھی صدی۔ حضرت قاضی ابوبکر الباقلائی
- پانچویں صدی۔ حضرت امام غزالی
- چھٹی صدی۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ ساتویں صدی۔ حضرت امام ابن تیمیہ
- حضرت خواجہ معین الدین چشتی
- آٹھویں صدی۔ حضرت حافظ ابن حجر السقلانی
- نویں صدی۔ حضرت امام سیوطی
- دسویں صدی۔ حضرت امام محمد طاہر گجراتی
- گیارہویں صدی۔ حضرت مجدد الف ثانی
- بارہویں صدی۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
- تیرہویں صدی۔ حضرت سید احمد بریلوی

فہرست مجددین حجج الکرامہ ص ۱۳۵ تا ۱۳۹ سابقہ مجددین کے دعاوی حدیث مجددین اپنی صحت کے لحاظ سے اتنی بڑی صداقت پر مشتمل تھی۔ کہ سابقہ مجددین اپنی بعثت کو اسی حدیث کے مطابق قرار دیتے ہوئے اپنے آپ کو دنیا کے سامنے پیش کرتے رہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ **قَدْ بَسَّيْنَا اللَّهُ رِخْلَةَ الْمَجْدِيَّةِ فِي تَفْهِيمَاتِ الْبَيْهَقِيِّ** کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مجددیت کی خلعت عطا فرمائی ہے۔ اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ **صاحب این علوم و معارف مجدد و این الف است**۔ . . . و بدانکہ

بر سر مائتہ مجدد کے گذشتہ است (مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی جلد ۲ ص ۱۵۱) مکتوب چہارم) کہ میں بساعت ان علوم و معارف کا حال ہونے کے اس دور سے ہزار کا مجدد ہوں۔ اور یہ کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد ہونا چلا آیا ہے۔ حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ **إِنِّي الْمَجْدِيَّةُ** (حجج الکرامہ ص ۱۳۱) کہ اس صدی کا مجدد میں ہوں۔ پس کیا بلحاظ علم حدیث کے اور کیا بلحاظ واقعات کے سابقہ تیرہ صدیوں میں اس حدیث کی صحت ثابت ہوتی رہی۔ وعدہ الہی ہر صدی کے سر پر پورا ہوتا رہا۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت تمام دنیا پر سر ہن ہوتی رہی۔

چودھویں صدی کا مجدد کون ہے؟

عین چودھویں صدی کے سر پر (۱۳۹۹ھ میں) حضرت مرزا غلام قادیانی علیہ السلام نے قادیان کی سر زمین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں شرف مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور اور مصلح ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ چودھویں صدی کے لئے خدا تعالیٰ نے یوں مقرر فرمایا تھا کہ اسکا مجدد امام مہدی اور نبی اللہ مسیح موعود ہو (کیونکہ ہر نبی مجدد بھی ہوتا ہے) چنانچہ لکھا تھا۔ **و بر سر مائتہ چہار دہم کہ وہ سال کامل آں رہا باقی است**۔ اگر ظہور مہدی علیہ السلام دنزلو عیسیٰ صورت گرفت پس ایشان مجدد و مجتہد باشند (حجج الکرامہ ص ۱۳۹) کہ اگر چودھویں صدی کے سر پر امام مہدی و حضرت مسیح موعود ظاہر ہوتے تو وہی چودھویں صدی کے مجدد ہونگے۔ پس بانی جماعت احمدیہ عین چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوئے اور اپنے بانگ بلند اعلان فرمایا کہ میں ہی اس صدی کا مجدد ہوں اور میرے علاوہ اور کوئی شخص اس عہدہ پر ممتاز نہیں ہے۔ آپ نے اپنے مخالفین کو چیلنج پیش کیا کہ اگر وہ آپ کے اس دعویٰ کو تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں۔ تو مخالفین سے کہ وہ آپ کے بالمقابل کوئی حقیقی اور سچا مجدد پیش کریں۔ آپ کے اس اعلان پر ساٹھ سال زائد عرصہ گذر گیا۔ اور چودھویں صدی سے بھی ساٹھ سال گذر کر پندرہویں صدی کا سر بھی قریب گیا۔ مگر آج تک مخالف علماء کسی مدعی کو خدا کے مسیح موعود کے بالمقابل پیش نہ کر سکے۔ ان مخالف علماء پر افسوس کہ انہوں نے یہ کہہ کر چودھویں صدی کے سر پر کوئی مجدد مبعوث نہیں ہوا۔ اسی طور پر آتے نامہ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیر کا پہلو تو اختیار کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے سچے مجدد کی صداقت کو قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔

طہارتِ نفس!

ان سے پوچھے من خلق السموات و الارض کہ زمین اور آسمانوں کو کس نے پیدا کیا؟ تو وہ یہی کہیں گے۔ اللہ۔ اللہ تبارک نے پیدا کئے ہیں۔ سو جب اللہ ہی ہر ایک چیز کا خالق ہے۔ تو وہی اپنی مخلوق کیلئے بہتر سے بہتر اور عمدہ سے عمدہ ہدایات دے سکتا ہے۔ اور انسان چونکہ تمام مخلوق سے اعلیٰ مخلوق ہے۔ اور باقی تمام مخلوق اس کے لئے پیدا کی گئی ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس کے لئے خداتبار نے اس کی جسمانی اور روحانی دونوں حالتوں کے لئے ایسے قوانین مقرر کر دیئے ہیں۔ کہ ان پر عمل کرنا ان اپنے آپ کو خداتبار کے حقیقی عبد بنا سکتا ہے۔ اور اعلیٰ انعامات حاصل کر سکتا ہے جس میں چونکہ بمنزلہ آلہ و اوزار کے ہے۔ اور روح اس کیلئے بمنزلہ اصل اور حقیقت۔ اس واسطے جب جسم کو کوئی تکلیف یا خوشی ہو تو روح بھی اس میں حصہ دار ہوتی ہے۔ اور اگر روح کو کوئی صدمہ پہنچے۔ تو جسم بھی اس میں حصہ لیتا ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ روح بھی صحیحانہ ہو۔ اور جسم بھی۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے خداتبار نے قرآن کریم میں طہارتِ نفس کے حصول کے لئے بعض باتیں بیان فرمائی ہیں۔ چنانچہ کھانے پینے کی اشیاء کے متعلق فرمایا۔ کہ فلاں فلاں اشیاء استعمال نہ کرو۔ مثلاً مردار نہ کھاؤ۔ خون نہ کھاؤ۔ سؤر کا گوشت نہ کھاؤ۔ شراب نہ پیو۔ کیونکہ اگر تم ان اشیاء کو استعمال کرو گے۔ تو تمہارے جسم کو ضرر پہنچے گا۔ اور اس کا اثر تمہاری روح پر بھی پڑے گا۔ اس میں عمدہ امور اعلیٰ درجے کی توفیق پیدا نہیں ہوں گی۔ اور ان خداتبار نے کا قرب حاصل کرنے میں ناکام رہے گا۔ اسی طرح روح کی صفائی کے لئے نماز روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج کے لئے جو احکام دیئے گئے۔

چونکہ اللہ خالق کل شئی خداتبار نے ہی ہر ایک چیز کو پیدا کیا ہے۔ اور یہ ایک ایسی بدیہی بات ہے۔ کہ مشرک سے مشرک انسان بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے۔ کہ اگر تو

حضرت فرماتے ہیں۔ ”مجھے اس خدائے کریم کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفسد کی کیفیت ذاب و دال ہے۔ کہ میں اسکی طرف سے ہوں۔ اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں۔ اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے۔ اور مجھے فدا نہیں کرے گا۔ اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا۔ جب تک وہ اپنے تمام کام کو پورا نہ کر لے۔ جس کا اس نے

پس بانی احمدیت کا دعویٰ ایک ناقابل تردید دعویٰ ہے۔ واقعات کی تائید میں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت آپ کی تائید میں ہے۔ اگر بانی احمدیت کو سچا نہ سمجھا جائے۔ تو اس سے وعدہ مجددین کی تکذیب بھی لازم آئیگی۔ اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور حقانیت پر بھی ناقابل برداشت دھبہ لگے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

”افسوس ان لوگوں کی حالتوں پر۔ ان لوگوں نے خدا اور رسول کے فرمودہ کی کچھ بھی عزت نہ کی۔ اور صدی پر بھی سترہ برس (اب ساٹھ برس) خادم گذر گئے۔ مگر ان کا جھڑبٹ اب تک کسی غار میں چھپا بیٹھا ہے۔“ (اربعین ص ۱۱۱)

حضرت امیر المومنین کا ارشاد گرامی!

”افضل“ کی اشاعت کی طرف خاص توجہ کرنے کی ضرورت

جلسہ سالانہ کے موقع پر ہمارے واجب الاطاعت امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو اخبارات سلسلہ کی اشاعت کی طرف توجہ کرنے کا تاکید فرماتے ہوئے اس امید کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ دوست حضور کی سفارش کو ضرور قبول کریں گے۔
”افضل“ کے متعلق حضور نے فرمایا:-

”دوستوں کو اخبارات کی اشاعت کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیے۔ اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک کرنی چاہیے۔ ہماری جماعت اتنی نہیں جتنی یہاں موجود ہے۔ ہماری جماعت اب خداتبار کے فضل سے بہت زیادہ ہے کسی زمانہ میں ہماری جماعت عورتیں اور بچے ملا کر بھی اتنی نہیں ہوگی۔ جتنی اب یہاں موجود ہے۔ مگر اس وقت سلسلہ کے اخبارات کی اشاعت ڈیرہ ہزار ہوتی تھی۔ مگر اب افضل کے خریدار صرف بارہ سو ہیں۔ حالانکہ اگر کچھ نہیں تو پانچ چھ ہزار اس وقت ہونے چاہئیں۔“

”سلسلہ کے اخبارات میں سے افضل“ روزانہ ہے۔ جہاں کوئی فرد نہ خرید سکے۔ وہاں کی جماعتیں مل کر خریدیں۔ جس شہری میں بھی اس سال فیصلہ کیا گیا تھا کہ جن جماعتوں کے افراد کی تعداد بیس یا اس سے زیادہ ہے۔ وہ لازمی طور پر افضل“ خریدیں۔ اور جن جماعت کے افراد کی تعداد بیس یا اس سے کم ہو وہ افضل کا خطبہ نمبر یا نادوق خریدیں۔“

مخلصین جماعت کو حضور کا یہ ارشاد یاد دلاتے ہوئے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ حضور کی اس مبارک خواہش کو۔ کہ افضل کے کم سے کم پانچ چھ ہزار خریدار ہونے چاہئیں پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذار نہ کریں گے۔ حضور نے اخبارات خریدنے اور پڑھنے کو کس قدر ضروری قرار دیا۔ اور اس کے لئے کس قدر تاکید فرمائی۔ اس کا اندازہ آپ حضور کے ان الفاظ سے لگا سکتے ہیں۔ فرمایا:-

”انہیں خریدنا اور پڑھنا ایسا ہی ضروری سمجھیں۔ جیسا زندگی کیلئے سانس لینا ضروری ہے۔ یا جیسے روٹی کھانا ضروری سمجھتے ہیں۔“

”افضل“ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا روزانہ آرگن ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات۔ ملفوظات و تقاریر مرکز کے حالات۔ مجاہدین سلسلہ کی تبلیغی رپورٹیں۔ اور دیگر اہم مرکزی اطلاعات احباب تک پہنچانیکا بڑا ذریعہ۔ افضل آپ کے لئے روحانی غذا کا کام دیتا ہے۔ پس کون ہے۔ جو اس روحانی غذا کے حصول کیلئے کسی قربانی سے دریغ کرے۔ اور اپنے پیارے اور واجب الاطاعت امام کی خوشنودی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی تڑپ اپنے دل میں نہ رکھتا ہو۔

روزانہ افضل کا سالانہ چندہ پندرہ دوپہ (۱۵ روپے) منجرا افضل قادیان افضل کے خطبہ نمبر کا سالانہ چندہ ہے۔

”ہائے! یہ قوم نہیں سوچتی۔ کہ اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں تھا۔ تو کیوں عین ہمدردی کے سر پر اس کی بنیاد ڈالی گئی۔ اور پھر کوئی تزلزلہ نہ سکا۔ کہ تم جھوٹے ہو۔ اور سچا فلاں آدمی ہے۔“ (ضمیمہ ۱۱ ص ۱۱۱)

پس اے بھائیو! جن کے دل میں اسلام کا کچھ درد۔ نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فوج بھی محبت ہے۔ ہم آپ کے اسی درد اور اسی محبت کے نام پر عمل کرتے ہیں۔ کہ آپ اپنی ذاتی رائے کو خداتبار کے منشاء اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے بالمقابل تریاں کرتے ہوئے بانی جماعت احمدیہ دعویٰ پر غور کریں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو یقیناً آپ پر حقیقت منکشف ہو جائے گی۔ خداتبار نے آپ کی سینہ کو کھول دیا ہے گا اور آپ کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ خدا کا مسیح موعود ہی حق پر تھا۔ ہاں وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظلام اور عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں غم و غم بود از خدا بشوق محمد خرم گریں کہ فراس بود بخدا محبت کا فرم گریں۔ کانوہ بلند کرنے والا۔ دلائل و براہین کے ساتھ اسلام کو ادیان باطلہ پر غالب کرنے والا۔ فتح نصیب جبرئیل۔ ہاں ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضانِ عظیم ان سے مستفیض اور نور محمدی سے مستنیر ہونے والا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہر اہل ہر امت میں ہر اور اس کے آقا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوں) درحقیقت چودھویں صدی کے سر برجوت ہونے والا صلح تھا اور ہی تھا۔ جسے ہاتھ پر اسلام کی آخری فتح مقدر

میرا ارادہ فرمایا ہے۔ (اربعین ص ۱۱۱) مبارک ہیں وہ جو امام وقت کو شہادت کر کے اس دامنِ دل بستہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہی ہیں جو نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی متبع کہلانے کے مستحق ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ حق ملک عبدالرحمن خادم بی۔ آ۔ ایل ایل بی پبلیشرز میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسمان سے دلت پر۔ میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن اشکار + ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج۔ جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار۔

بہت بہت شکر یہ۔ خدا انکا کھرت میں بنا گیا
اس وقت تک ۲۵ بپے چندہ جمع ہو چکا ہے۔
دو صد کی اور ضرورت، - محمد ابراہیم امیر جماعت احمدیہ
سید الد

اس غریب جماعت کو مسجد احمدیہ
جامعہ کے محل کرنے کی توفیق بخشے۔ اور جن
دوستوں نے اس کا زخیر میں چندہ دیا، انکا

میں مخاطب رسولوں کو کیا گیا ہے۔ مگر مراد تمام
مخلوق ہے۔ اور معلوم ہوا۔ کہ زرق اعمال صالح
کا حمد و معادن ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف
یہ بھی علوم ہو گئی۔ جو اشیاء غیر طیبہ ہیں
وہ اعمال صالح میں مدد نہیں ہوتیں۔ اور ان
کے استعمال کرنے سے طہارت نفس حاصل
نہیں ہو سکتی۔ محمد الدین دارالجمہورین

اگرچہ بظاہر ان اعمال کا جسم سے تعلق ہے۔
مگر ان کا سب سے زیادہ اثر روح پر
پڑتا ہے۔ ہاں جسم کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔
حدیث میں آیا ہے۔ فی الجسد
مضعفة اذا فسدت الجسد کلہ
اذا صلحت صلح الجسد کلہ۔
کہ جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ اگر وہ
خراب ہو جائے۔ تمام جسم خراب ہو جاتا ہے۔ اور
اگر وہ ٹھیک ہو جائے۔ تو تمام جسم ٹھیک ہو
جاتا ہے۔ اب جسمانی طور پر اگر دل کو فرسٹینے
تو تمام جسم تھلا اٹھتا ہے۔ اور اگر روحانی
طور پر دل خراب ہو جائے۔ اور گند سے
خیالات اور برے افکار کی آماجگاہ بن جائے
تو بھی جسم اس کے تابع ہو کر خراب ہو جاتا ہے
اس لئے اس کی پاکیزگی کیلئے اسلام نے
ایسے احکام دیئے ہیں۔ جو جسم اور روح
دونوں سے التعلق رکھتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے
فرماتا ہے۔ یا ایہا الرسول کلوا من
الطیبات وامنوا صالحا۔ کہ اے
رسولو! طیبات (پاک اور جسم کے موافق)
اشیاء کھاؤ۔ (اسکا نتیجہ کیا ہوگا) یہ کہ
نیک اعمال کر سکو گے۔ اگرچہ اس آیت کو

نہایت ضروری گزارش

جلد سالانہ سے تیل اخبار میں ان اصحاب کی فہرست شائع کر دی گئی تھی۔ جن کا
چندہ ختم ہے۔ اور درخواست کی گئی تھی۔ کہ جلد سالانہ کے موقع پر چندہ ادا فرمادیں بعض
اصحاب نے غلط کرنے کے باوجود جلد سالانہ کے موقع پر چندہ ادا نہیں فرما سکے۔ اب اس سالانہ کے
ذریعہ تمام اصحاب جن کا چندہ ختم ہے۔ مودبانہ التماس ہے۔ کہ ان کی خدمت میں وی۔ پی
ارسال کرنے گئے ہیں۔ امید ہے سب اصحاب وصول فرما کر ممنون فرمائیں گے۔
(منیجر)

سید والا میں مسجد احمدیہ کی تعمیر

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔
کہ جماعت احمدیہ سید والا کی بہت
پرانی خواہش پوری ہو گئی۔ یعنی
مسجد احمدیہ سید والا کی توسیع
کے لئے زمین کی کئی سالوں سے
کوشش کر رہے تھے۔ اب
خداوند کریم کے فضل سے زمین
خرید لی گئی ہے۔

اصحاب کرام مہربانی فرما کر دعا فرمادیں
کہ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے

ایک تازہ شہادت ملاحظہ فرمائیے

جناب سید محمد عباسی صاحب طبیب سپرنٹنڈنٹ ٹیلگریف ریلوے (پنجاب) نے طبیہ عجائب گھر کو
ملاحظہ فرما کر حسب ذیل رائے کا اظہار فرمایا ہے۔
" اگر کسی ملک کے باشندوں کی بیماریوں کا علاج ایسی مفرد یا مرکب ادویات سے کیا جائے
جو کہ اس ملک کی پیداوار و صنعت ہوں۔ تو قدرتی طور پر غیر جانکاب کی ادویات سے زیادہ فائدہ مند ثابت ہونگی
لیکن شرط یہ ہے۔ کہ علاوہ دوسری باتوں کے ادویات جو استعمال کی جائیں۔ وہ بالکل اصلی صاف ستھری
اور ان میں پوری پوری ہوں۔ اور اپنی میعاد قوت سے تجاوز نہ کر گئی ہوں وغیرہ وغیرہ۔ آجکل چونکہ
ایسی ادویات میں یہ باتیں عام طور پر پوری نہیں ہوتیں۔ اس لئے غیر ملکی ادویات جن کو کہ بہتر صورت میں
پیش کیا جا رہا ہے۔ نسبتاً زیادہ دراج پاتی چلی جا رہی ہیں۔ اور ہمارا یونانی طریقہ علاج باوجود قدرتی
قانون کے مطابق ہونے کے روز بروز غیر معروف ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور اگر یہی صورت حالات رہی تو
نتیجہ ظاہر ہے۔ اندر میں حالات اگر کسی جگہ اپنی ملکی ادویات کو اس طرح محفوظ کیا گیا ہو جس طرح کیا
جانے کا حق ہے۔ اور اس حالت میں پیش کیا جائے جیسا کہ ہونا چاہیے۔ تو نہ صرف اپنے ہی طریقہ
علاج کو مدد دہن ہونے سے بچا ہوگا۔ بلکہ باشندگان ملک پر ایک ایسا احسان ہوگا جس کی مثال ملتی مشکل
ہے۔ طبیہ عجائب گھر قادیان کو دیکھ کر مدت کی نہماں آرزو پوری ہوئی۔ عام ادویات کا تذکرہ کیا۔ وہ
ادویات جو کہ عام طور پر فی زمانہ نایاب کہلاتی ہیں۔ اور ان کا ہر جگہ پر ظنا مشکل ہے۔ اس جگہ پر
مناسب قیمتوں پر دستیاب ہو سکتی ہیں۔ اور یہ صرف حکیم صاحب کے اپنے دینی جوش اور حوصلے کی
وجہ سے۔ کہ متذللہن سے ادویات جن کا دستیاب ہونا تقریباً ناممکن ہے۔ اس عجائب گھر میں
لا کر پیش کر دی ہیں۔ تاکہ خلق خدا بلا لحاظ مذہب و ملت فائدہ اٹھا سکے۔

ذاتی طور پر میں نے اطفالی زمانہ کی ضرورت کے مطابق استعمال کیا تو نہایت مفید پایا
الراحم خاک سید محمد عباسی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ٹیلگریف ریلوے (پنجاب)
اس شہادت کو ملاحظہ فرما کر آپ اندازہ فرما سکتے ہیں۔ کہ طبیہ عجائب گھر قادیان دنیا کے طبیبوں میں کس
لیاقت سے یگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ اور طب کے دوسرے مرکزوں کو کسے ہی بقوت بخیر رہا ہے۔ نہایت اور یہ خبر تری
۱۳۲۱ھ شہادت طلب کریں۔ نوٹ: ہفت روزہ رعایت: راجپوری لکھنؤ سے ختم ہو چکی ہے۔
پرو پرائٹرز۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

اعلان

احمد آباد اسٹیٹ (بنی سرور) سندھ کی اراہنی کیلئے ایک منشی کی ضرورت ہے، جو زمیندارہ کام سے
واقفیت رکھتا ہو جو اہم شہادت بہت جلد اپنی درخواستیں فتر احمد آباد سندھ کیلئے پیش کریں۔ تنخواہ
۱۸ روپے ماہوار ہوگی۔ اس کے علاوہ متاثر شخص کو غلہ گندم بارہ من سالانہ اور بجز شخص کو ۸ من سالانہ
دیا جائیگا۔ تقریباً ایک سال کیلئے آزمائشی طور پر ہوگا۔

سکرٹری احمد آباد سندھ کیلئے قادیان

حکومت اسقاط کا مجرب علاج

جو ستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کیلئے
حسب اطہر اسقاط نمٹ غیر مترتبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین فلیفہ ایچ اول رضی اللہ
تعالیٰ عنہما طبیب دیباڑھوں دکن میر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔
حسب اطہر اسقاط کے استعمال سے بچہ ذہن۔ خرد برد۔ ٹنڈرست اور اطہر کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا
ہے۔ اطہر کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔
قیمت فی تولہ چھ۔ کس خوراک لیا رہ تو لے لیکر منگوانے پر گیا رہ روپے
حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین فلیفہ ایچ اول رضی اللہ عنہما طبیب دیباڑھوں
دکن میر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنگون ۱۱ جنوری - ایک سرکاری اعلان منظر ہے کہ جنوبی برما پر دشمن نے کافی وسیع علاقہ میں ہوائی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ کئی شہروں پر مارم ہوئے۔ لنگون کے ہوائی اڈوں پر بھی بم گرانے کی کوشش کی گئی مگر نشانے خطا گئے۔ ملایا کے مشرقی ساحل پر جن جاپانی فوجوں نے کو آٹن پر قبضہ کیا تھا۔ ان کو ملک پہنچانے کی بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہمارے ہوائی جہازوں پر شدید بم باری کر رہے ہیں۔ کوالالمپور کے لئے بھی سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ ہماری فوجوں نے پچاس میل شمال کی طرف مورچے سنبھال لئے ہیں۔

سنگاپور ۱۱ جنوری - جنرل پاؤنل نے تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ سنگاپور کو بچانے کا ہم مصمم ارادہ کئے ہوئے ہیں۔ فلپائن پر جاپانیوں کے نئے حملہ کے متعلق کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔

کچھ بر باد کر رہی ہیں۔ رائگ کی فیکٹریوں کی مشینری بر باد کی جا رہی ہے۔ دیگر کارخانوں کو بھی تباہ کیا جا رہا ہے۔ پچاس ہزار پونڈ بڑے کو آگ لگا دی گئی۔ مغربی ملایا کی جنگ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ فوجیں جنگوں میں درختوں اور چٹانوں پر چڑھ چڑھ کر لڑ رہی ہیں۔

لندن ۱۰ جنوری - اخبار "ٹائمز" کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ جرمن برطانیہ پر حملہ کی تیاریاں بڑے زور سے کر رہے ہیں خاص طور پر ہوائی حملہ کی۔ اس کے لئے لاکھوں گلائیڈ تیار کئے جا رہے ہیں۔ ایک گلائیڈر پانچ ٹن یعنی ۱۴۸ من وزن اٹھا سکتا ہے۔ پیراشوٹ تیار کرنے کے لئے ریشم کی تمام صنعت پر سرکاری قبضہ ہو گیا ہے۔

قادیان ۱۱ جنوری - تمام شمالی ہند سے ہلاک سردی پڑنے کی خبریں آرہی ہیں۔ لاہور میں گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں درجہ حرارت ۳۲ تک پہنچ گیا جتنی کہ نالیوں میں پانی جم گیا۔ اور قریباً گیارہ بجے تک منجمد رہا۔ راولپنڈی - جنوں - کوٹاٹ - پشاور وغیرہ میں بھی درجہ حرارت قریباً ہی رہا۔ لائل پور سے بھی یہی خبر آئی ہے۔

دہلی ۱۰ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ جرمنی سے عارضی صلح کی شرائط کے مطابق فرانسیسی فوج کی تنظیم از سر نو کی جا رہی ہے۔ نوجوان طبقہ کو ہائی کمانڈ میں لایا جا رہا ہے۔ یکم جنوری سے ۱۴ ستمبر تک جرمنیل برطرف کر دئے گئے ہیں۔ اور عنقریب اور کئے جائیں گے۔

لندن ۱۰ جنوری - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مشرق بعید کے برطانی وزیر مسٹر ڈف کو پرائنگل تان واپس آ رہے ہیں۔ چونکہ جنرل دیول اس علاقہ کے سپریم کمانڈر مقرر ہو گئے ہیں۔ اس لئے مسٹر ڈف کو پریکٹس سیشنل کام ختم ہو گیا ہے۔

دہلی ۱۰ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ ۳ جنوری ۱۹۲۲ء تک ہندوستان کے دفاعی قرضہ جاتا میں ایک ارب نو کروڑ پانچ لاکھ چھپاسی ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

چنگنگ ۱۰ جنوری - ایک براڈ کاسٹ میں بتایا گیا ہے کہ چنگنگ کی لڑائی میں ۲۵ ہزار

سنگاپور ۱۰ جنوری - آج دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر شدید حملے کئے گئے کئی جگہ خوفناک آگ لگ گئی۔ اہل کے ہوائی اڈہ میں لگی ہوئی آگ پچاس پچاس میل سے دکھائی دیتی تھی۔ ریڈیو پر ایک تقریر میں بتایا گیا ہے کہ ملایا کی پچاس فیصدی ریلوے لائنیں کوئل رہی ہے۔ فلپائن کی ساٹھ ستر فیصدی صنعت سے نہ جاپانی فائرنگ اٹھا رہے ہیں اور نہ برطانیہ باقی تمام مصنوعات صرف برطانیہ کو ہی حاصل ہیں۔

چنگنگ ۱۰ جنوری - ایک جاپانی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چنگنگ کے شمال میں گھری ہوئی جاپانی فوج کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ جاپانی فوجوں کے من کے بیرونی مورچوں پر حملے شروع کر دئے ہیں۔

سڈنی ۱۰ جنوری - آسٹریلیا کے سابق وزیر اعظم نے ایک براڈ کاسٹ میں کہا - امید ہے کہ آسٹریلیا پر حملہ ضرور ہوگا۔ بحیثیت مجموعی گذشتہ ایک سال کے مقابلہ میں بیچ برطانیہ کے فتح کے امکانات زیادہ ہیں۔

سنگاپور ۱۰ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ ملایا میں برطانیہ فوجیں پسپائی سے قبل سب

جاپانی مارے گئے ہیں۔ جاپانی فوج نے جاپانی ہیڈ کوارٹر پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

ماسکو ۱۰ جنوری - سوویت ہائی کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ چار راتوں سے روسی طیارے لیتھونیا اور اسٹونیا کے جرمن فضائی اور فوجی اڈوں پر زبردست بم باری کر رہے ہیں۔

دہلی ۱۰ جنوری - ہندوستان نے امریکہ کو نو کروڑ روپے کے جنگی سامان کا آرڈر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر روز ویلٹ کے ایک خاص نمائندہ مسٹر دلیم یہاں آ رہے ہیں۔ اور وہ حکومت ہند سے ادھار اور پیٹ کے قانون کے ماتحت ہندوستان کو سامان جنگ دینے کے سوال پر گفتگو کریں گے۔

برلین ۱۰ جنوری - جرمنی کی نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ ملایا میں جرمنوں نے جاپانیوں کی قطعاً کوئی مدد نہیں کی۔ جرمن ہائی کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کریمیا، اور روس کے جنوبی محاذ پر معمولی جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ البند وسطی اور شمالی محاذ پر شدید جنگ جاری ہے۔

لندن ۱۰ جنوری - اخبار ڈیلی ہیرالڈ نے لکھا ہے کہ مسٹر امیری وزیر ہند کمزور اور ڈرپوک وزیر ہونے کی حیثیت سے تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ انہیں وقت کی نزاکت اور مشکلات کا کبھی احساس نہیں ہوا۔ ہندوستان کے متعلق ان کو کبھی بھی کسی تیزخبر مفاہمت کی صورت نظر نہ آئیگی۔ ہندوستان میں سیاسی تعطل کا خاتمہ کرنے کی تمام ذمہ داری حکومت برطانیہ پر ہے۔

لندن ۱۰ جنوری - قاہرہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ لیبیا میں جرمن فوجیں نیلا کی طرف براہریچھے ہٹ رہی ہیں۔ برطانیہ مشینی دستوں نے جدا بیا میں دشمن کے مورچوں پر زبردست حملہ کیا۔ اور متعدد مورچوں پر قبضہ کر لیا۔ جنرل رومیل اپنی فوجوں کو بڑی تیزی سے پیچھے ہٹا رہا ہے۔

سینچو پورہ ۱۰ جنوری - اس ضلع کے ایک ہندو دوکاندار کو پچاس روپیہ جرمانہ اور تباہی

عدالت قید کی سزا کا حکم دیا گیا ہے۔ اس نے دیا سلائی کی ڈبیا مقررہ قیمت سے زیادہ یعنی تین پیسے میں فروخت کی تھی۔

کیچو شیفٹ ۱۱ جنوری - ایک روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے دریائے ڈونیتز کو پار کر لیا ہے۔ یہاں انہوں نے ۵۴ ہجرتیوں پر بھی قبضہ کر لیا۔ دوسرے مورچوں سے بھی کامیابی کی خبریں آرہی ہیں۔ روسی فوجوں نے دشمن کے مورچوں کو کئی جگہ سے توڑ دیا ہے۔ جب ہٹلر نے کمان اپنے ہاتھ میں لی۔ تو اس کا خیال تھا۔ کہ جرمن فوجیں اپنے مورچوں پر ڈٹی رہیں گی مگر اس کا یہ خیال غلط ثابت ہوا ہے۔

ہد راس ۱۱ جنوری - سینٹ جان ایمبولنس کے بیس میں بم پٹی کرنے والے ممبر لنگون روانہ ہو چکے ہیں۔

لندن ۱۱ جنوری - رائل ایرفورس نے شمال مغربی جرمنی پر زور کے حملے کئے۔ ایمڈن اور بولون پر شدید بم باری کی گئی۔

ماسکو ۱۱ جنوری - روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ لینن گراڈ کے محاذ پر سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ روسی فوجیں اب ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر سمالینسک سے صرف اسی میل کے فاصلہ پر ہیں۔ روسیوں کو اس قدر سامان جنگ ملا ہے۔ جس سے ۲۴ ڈویژن مسلح کئے جاسکتے ہیں۔

سنگاپور ۱۱ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ جاپانی فلپائن پر ایک اور شدید حملہ کرنے والے ہیں۔ اور وہاں لڑائی پھر زور پکڑنے والی ہے۔

سنگاپور ۱۱ جنوری - ملایا کی لڑائی کے متعلق کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ تاہم معلوم ہوا ہے کہ لڑائی کی حالت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی کل ہمارے ہوائی جہاز دیکھ بھال کیلئے پرواز کرتے رہے۔ دشمن نے دو جگہ حملے کئے۔ ایک جگہ ریلوے لائن کو معمولی سا نقصان ہوا۔ جسے جلد درست کر لیا گیا۔ اور دوسرا حملہ سنگاپور سے سو میل شمال کی طرف ہوا۔ مگر اس میں بھی کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی۔

سڈنی ۱۱ جنوری - ڈیفنس کے انتظامات کے پیش نظر آسٹریلیا کو دو کمانڈوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔